احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 4

منگل 22 جنوری 2013ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 22 جنوری 2013ء 9 ربیع الاوّل 1434 ہجری 22 صلح 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 19

رزق کی وجہ

حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو بھائی تھے ایک تو ان میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا اور دوسرا اپنا پیشہ وارانہ کام کیا کرتا تھا۔ کام کرنے والے نے اپنے بھائی کی شکایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لگائی۔ آپؐ نے فرمایا لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِهٖ شاید تمہیں اس کی وجہ سے رزق مل رہا ہے۔

(ترمذی ابواب الزهد با ب فی التوکل علی اللّٰہ۔ حدیث :2345)

واقفین نو کی تعلیم و تربیت، احساس قربانی اور وقف زندگی کی اہمیت، واقفین نو بچوں کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینے کی تلقین

واقفین نو کو خدا تعالیٰ سے تعلق، نظام جماعت کی اہمیت اور ہر قربانی کیلئے تیار رہنے کی تربیت کرنی ہوگی

واقفین نو زبانیں سیکھنے کی طرف بہت زیادہ توجہ دیں۔ ہمیں زیادہ سے زیادہ زبانوں کے ماہرین چاہئیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جنوری 2013ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18 جنوری 2013ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ کئی زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ آل عمران کی آیت 36 تلاوت کی جس میں ایک ماں کی بچے کو دین کی خاطر وقف کرنے کی خواہش کا اظہار ہے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ پھر سورۃ صافات کی آیت 103 تلاوت کی جس میں خدا کی خاطر قربانی کیلئے تیار کرنے کی بیٹے کی تربیت اور بیٹے کا خدا تعالیٰ کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے کیلئے تیار رہنے کا ذکر ہے۔ باپ کی تربیت کو خدا تعالیٰ کی رضا کے ساتھ جوڑ دیا ہے اور بیٹے نے کہا کہ اے میرے باپ تو ہر قسم کی قربانی میں مجھے ہمیشہ تیار پائے گا بلکہ صبر واستقامت کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے والا پائے گا۔ پھر حضور انور نے سورۃ آل عمران کی آیت 105 تلاوت فرمائی جس میں نیکیوں کے پھیلانے اور بدیوں کو روکنے والے گروہ کا ذکر ہے۔ پھر سورۃ توبہ کی آیت 122 تلاوت فرمائی اس میں فرمایا گیا کہ نیکی اور بدی کی پہچان کے لئے دین کا فہم حاصل کرنا بھی ضروری ہے تا کہ تم دنیا کو ہلاکت سے بچانے والے بن سکو۔ فرمایا پس یہ وہ مضمون ہے جس کا حق ادا کرنے کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا قیام فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج جماعت احمدیہ کی مائیں ہی ہیں جو بچے کی پیدائش سے قبل ان کے لئے دعائیں کرنے اور انہیں خدا تعالیٰ کی نذر کرنے کے جذبہ سے سرشار نظر آتی ہیں۔ پھر یہ کہ جماعت احمدیہ میں ہی وہ باپ ہیں جو اپنے بچوں کی اس نہج پر تربیت کرتے ہیں کہ وہ جوانی میں قدم رکھ کر ہر قربانی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس امید پر اور اس دعا کے ساتھ وقف نو کی سکیم شروع فرمائی تھی کہ دین کی خدمت کرنے والوں کا گروہ ہر وقت مہیا ہوتا رہے۔ فرمایا کہ اپنے بچوں کو پیش کرنے کے بعد ماں باپ دونوں کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں۔ ان بچوں کو ایک خاص مقصد جو کہ دنیا کو ہلاکت سے بچانے کا مقصد ہے کے لئے تیار کرنا ہے۔ ان بچوں کے سامنے اپنا نمونہ قائم کر کے سب سے پہلے انہیں خدا تعالیٰ سے جوڑنا ہوگا۔ پھر نظام جماعت کی اہمیت اور ہر قربانی کے لئے تیار ہونے کے لئے بچپن سے ہی ان کی تربیت کرنی ہوگی۔ فرمایا کہ جامعہ احمدیہ میں جانے والے واقفین کی تعداد کافی زیادہ ہونی چاہئے۔ لیکن اعداد وشمار کے مطابق پاکستان کے علاوہ دوسرے ممالک کے جامعات میں جانے والے واقفین نو کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ والدین اس بات کا جائزہ لیں کہ وہ اس تحفہ کو خوبصورت بنا کر جماعت کو پیش کرنے میں اپنے فرائض کس حد تک ادا کر رہے ہیں۔

حضور انور نے واقفین نو بچوں کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ ان بچوں کو اپنے والدین کی اس نیک خواہش کا احترام کرتے ہوئے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی نذر ہونے کا حقدار بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا والدین پر رحم فرمانے کی دعا ہو اور والدین کی طرف سے تربیت کے لئے اٹھنے والے ہر قدم کی آپ کے دل میں اہمیت ہو اور ان کے اس عہد کو پورا کرنے میں پورے طور پر حصہ دار بنیں۔ قرآن اور تفسیر کا فہم اور ادراک حاصل کرنا ہے۔ کتب حضرت مسیح موعود کو پڑھنا، اپنے دینی علم کو بڑھانے کی کوشش کرنا اور لٹریچر پڑھنے کی طرف توجہ دینا ہوگی۔ پھر یہ کہ عملی طور پر دعوۃ الی اللہ کے میدان میں قدم رکھ کر اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا ہوگا۔ اشاعت دین کا کام بہت وسیع کام ہے اور یہ کام تربیت یافتہ مربیان کے ذریعے ہی بہتر طریقے سے ہو سکتا ہے۔ اس لئے واقفین نو کو زیادہ سے زیادہ جامعہ احمدیہ میں آنا چاہئے۔ حضور انور نے مختلف ممالک میں واقفین نو کی تعداد اور پھر جامعات میں آنے والے واقفین نو کا جائزہ بھی پیش فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ واقفین نو زبانیں سیکھنے کی طرف توجہ دیں۔ واقفین نو کو کم از کم تین زبانیں آنی چاہئیں۔ اپنی زبان کے علاوہ اردو اور عربی ضرور سیکھیں۔ ہمیں زیادہ سے زیادہ زبانوں کے ماہرین چاہئیں۔ واقفین نو کو اس کی طرف بہت زیادہ توجہ دینی چاہئیں۔ حضور انور نے واقفین نو کے حوالے سے بعض اہم ہدایات سے نوازا اور فرمایا کہ واقفات نو بچیاں ڈاکٹر اور ٹیچر بن کر اپنے آپ کو پیش کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ واقفین نو کے والدین کو ان بچوں کی اچھی تربیت کرنے اور دعا کی طرف توجہ پیدا فرمائے جو حقیقت میں ان کو واقفین نو بنانے کا حقدار بنانے والی ہوں اور یہ بچے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مقابلہ مقالہ نویسی

(بسلسلہ صد سالہ تقریبات روزنامہ الفضل)

روزنامہ الفضل کی صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں ادارہ الفضل کے زیر اہتمام مقابلہ مقالہ نویسی منعقد کیا جا رہا ہے۔ جس میں تمام دنیا سے کسی بھی عمر کے احمدی احباب و خواتین شامل ہو سکتے ہیں۔ مقالہ مندرجہ ذیل عناوین میں سے کسی ایک عنوان پر لکھا جا سکتا ہے۔

- الفضل کا تاریخی پس منظر، ضرورت واہمیت
- دینی تعلیم وتربیت کے میدان میں الفضل کی خدمات
- استحکام خلافت کے لئے الفضل کا کردار
- الفضل کی علمی وادبی خدمات
- تعمیر واستحکام پاکستان میں الفضل کا کردار

قواعد وضوابط

مندرجہ ذیل قواعد کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنا مقالہ مورخہ 28 فروری 2013ء تک ادارہ الفضل کو بھجوائیں۔

1۔ مقالہ کے الفاظ 30 ہزار سے 40 ہزار کے درمیان ہونے چاہئیں۔

2۔ ایسے مقالہ جات مقابلہ میں شامل نہ کئے جائیں گے جن کے الفاظ کی تعداد 30 ہزار سے کم یا 40 ہزار سے زائد ہوگی۔

3۔ جن کتب کا حوالہ دیا جائے ان کے مصنفین، کتاب کا نام، ایڈیشن، مطبع، سن اشاعت جلد وصفحہ درج کیا جائے۔

4۔ مقالہ ہاتھ سے خوشخط لکھیں تاہم اگر کمپوز ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ کمپوزنگ کی صورت میں 18 پوائنٹ سائز میں صفحہ کے ایک طرف، حاشیہ چھوڑ کر پرنٹ کریں۔ اسی طرح A4 سائز کے 50 سے 70 صفحات ہوں گے۔ جلد (Binding) کروا کے ادارہ کو ارسال کریں۔

5۔ مقالے کے ساتھ اس کی سافٹ کاپی CD پر بھجوائیں۔

باقی صفحہ 8 پر

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 51

دیباچہ تفسیر القرآن۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور خلق عظیم

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کے لئے جو غیرت تھی اُس کی ایک اور عظیم الشان مثال بھی آپ کی زندگی میں ملتی ہے۔ اسلام سے پہلے عام طور پر مختلف مذاہب میں یہ خیال پایا جاتا تھا کہ انبیاء کی خوشی اور غم پر زمین اور آسمان میں تغیر ظاہر ہوتے ہیں اور اجرامِ فلکی ان کے قبضے میں ہوتے ہیں چنانچہ کسی نبی کے متعلق یہ آتا تھا کہ اُس نے سورج کو کہا ٹھہر جا اور وہ ٹھہر گیا۔ کسی کے متعلق آتا تھا کہ اُس نے چاند کی گردش روک دی اور کسی کے متعلق آتا تھا کہ اُس نے پانی کے بہاؤ کو بند کر دیا۔ مگر اسلام نے اس قسم کے خیالات کی غلطی ظاہر کی اور یہ بتایا کہ درحقیقت یہ استعارے ہیں جن سے لوگ بجائے فائدہ اُٹھانے کے اُلٹے غلطیوں اور وہموں میں مبتلا ہو جاتے ہیں لیکن باوجود ان تشریحات کے کچھ لوگوں کے دلوں میں اِس قسم کے خیالات کا اثر باقی رہ گیا تھا۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری عمر میں آپ کے اکلوتے صاحبزادے ابراہیم اڑھائی سال کی عمر میں فوت ہوئے تو اتفاقاً اُس دن سورج کو بھی گرہن لگ گیا اُس وقت چند ایسے ہی لوگوں نے مدینہ میں یہ مشہور کر دیا کہ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کی وفات پر سورج تاریک ہو گیا ہے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو آپ خوش نہ ہوئے آپ خاموش بھی نہ رہے بلکہ بڑی سختی سے آپ نے اِس کی تردید کی اور فرمایا۔ چاند اور سورج تو خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ قانون کو ظاہر کرنے والی ہستیاں ہیں ان کا کسی بڑے یا چھوٹے انسان کی موت یا زندگی کے ساتھ کیا تعلق ہے۔

(بخاری کتاب الکسوف باب الصلوٰۃ فی کسوف الشّمس)

جب کوئی شخص عرب کے محاورہ کے مطابق یہ کہہ دیتا کہ فلاں ستارہ کے فلاں بُرج میں ہونے کی وجہ سے ہم پر بارش نازل ہوئی ہے تو آپ کا چہرہ متغیر ہو جاتا اور آپ فرماتے اے لوگو! خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو دوسروں کی طرف کیوں منسوب کرتے ہو۔ بارشیں وغیرہ سب خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ قانون کے مطابق ہوتی ہیں کسی دیوی دیوتا کی یا کسی اور روحانی طاقت کی مہربانی اور بخشش کے ساتھ نازل نہیں ہوا کرتیں۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان کفر من قال مطرنا بنوء)

اللہ تعالیٰ پر توکل

اللہ تعالیٰ پر توکل کا یہ حال تھا کہ جب ایک شخص نے اکیلا پا کر آپ پر تلوار اُٹھائی اور آپ سے پوچھا اب کون تم کو مجھ سے بچا سکتا ہے؟ اُس وقت باوجود اس کے کہ آپ بے ہتھیار تھے اور بوجہ لیٹے ہوئے ہونے کے حرکت بھی نہیں کر سکتے تھے۔ آپ نے نہایت اطمینان اور سکون سے جواب دیا ’’اللہ‘‘ یہ لفظ اس یقین اور وثوق سے آپ کے منہ سے نکلا کہ اُس کافر کا دل بھی آپ کے ایمان کی بلندی اور آپ کے یقین کے کامل ہونے کو تسلیم کئے بغیر نہ رہ سکا اور اُس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی اور وہ جو آپ کو قتل کرنے کے لئے آیا تھا آپ کے سامنے مجرموں کی طرح کھڑا ہو گیا۔

(مسلم کتاب الفضائل باب توکلہ علی اللہ تعالیٰ (الخ)

اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں انکساری کی یہ حد تھی کہ جب آپ سے لوگوں نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ! آپ تو اپنے عمل کے زور سے خدا تعالیٰ کے فضل کو حاصل کر لیں گے تو آپ نے فرمایا نہیں! نہیں!! میں بھی خدا کے احسان سے ہی بخشا جاؤں گا۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ بیان فرماتے ہیں میں نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرما رہے تھے کوئی شخص اپنے عملوں سے جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ میں نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! کیا آپ بھی اپنے اعمال سے جنت میں داخل نہیں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا میں بھی اپنے اعمال کے زور سے جنت میں داخل نہیں ہوسکتا۔ ہاں خدا کا فضل اور اُس کی رحمت مجھے ڈھانک لے تو یہی ایک صورت ہے۔

(بخاری کتاب الرقاق باب القصد والمداومۃ علی العمل)

پھر آپ نے فرمایا اپنے کاموں میں نیکی اختیار کرو اور خدا تعالیٰ کے قرب کی راہیں تلاش کرو اور تم میں سے کوئی شخص اپنی موت کی خواہش نہ کیا کرے۔ کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو زندہ رہ کر اپنی نیکیوں میں اَور بھی بڑھ جائے گا اور اگر بد ہے تو زندہ رہ کر اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کی توفیق مل جائے گی۔

(بخاری کتاب التمنی باب ما یکرہ من التمنی (الخ)

خدا تعالیٰ کی محبت کی یہ حالت تھی کہ جب ایک وقفہ کے بعد بادل آتے تو آپ اپنی زبان پر بارش کا قطرہ لے لیتے اور فرماتے۔ دیکھو! میرے میرے ربّ کی تازہ نعمت!

(ابوداؤد ابواب النوم باب فی المطر)

جب مجلس میں بیٹھتے تو استغفار کرتے رہتے اور یوں بھی اکثر استغفار کرتے تا کہ آپ کی اُمت اور آپ کے ساتھ تعلق رکھنے والے خدا تعالیٰ کے غضب سے بچے رہیں اور اُس کی بخشش کے مستحق ہو جائیں۔

(بخاری کتاب الدعوات باب استغفار النبی صلی اللہ علیہ وسلم (الخ)

ہر وقت خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونے کی یاد کو تازہ رکھتے۔ چنانچہ جب آپ سوتے تو یہ کہتے ہوئے سوتے بِاسْمِکَ اَللّٰھُمَّ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ۔ اے خدا تیرا ہی نام لیتے ہوئے میں مروں اور تیرا ہی نام لیتے ہوئے میں اُٹھوں۔ اور جب آپ صبح اُٹھتے تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب وضع الید الیمنٰی (الخ)

اللہ ہی کے لئے سب تعریفیں ہیں جس نے مرنے کے بعد ہم کو زندہ کیا اور پھر ہم اپنے ربّ کے سامنے جانے والے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے قرب کی اتنی خواہش تھی کہ ہمیشہ آپ دعا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا ....

(بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء اذا انتبہ باللیل)

یعنی اے میرے ربّ! میرے دل میں بھی اپنا نور بھر دے اور میری آنکھوں میں بھی اپنا نور بھر دے اور میرے کانوں میں بھی اپنا نور بھر دے اور میرے دائیں بھی تیرا نور ہو اور میرے بائیں بھی تیرا نور ہو اور میرے اُوپر بھی تیرا نور ہو اور میرے نیچے بھی تیرا نور ہو اور میرے آگے بھی تیرا نور ہو اور میرے پیچھے بھی تیرا نور ہو اور اے میرے ربّ! میرے سارے وجود کو نور ہی نور بنا دے۔

ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ کی وفات کے قریب مسیلمہ کذاب آیا اور اس نے کہا اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد مجھے حاکم مقرر کر دیں تو میں ان کا متبع ہو جاؤں گا۔ اُس وقت اُس کے ساتھ ایک بہت بڑی جمعیت تھی اور جس قوم سے وہ تعلق رکھتا تھا وہ قوم سارے عرب کی قوموں سے تعداد میں زیادہ تھی۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے مدینہ میں آنے کی خبر ملی تو آپ اُس کی طرف گئے۔ ثابت بن قیس بن شماس آپ کے ساتھ تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کھجور کی ایک شاخ تھی۔ آپ اُس قافلہ تک آئے اور مسیلمہ کذاب کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اتنے میں اَور صحابی بھی جمع ہو گئے اور آپ کے اِرد گرد کھڑے ہو گئے۔ آپ نے مسیلمہ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ تم یہ کہتے ہو کہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر اپنے بعد مجھے اپنا خلیفہ مقرر کر دیں تو میں اس کی اتباع کرنے کے لئے تیار ہوں، لیکن میں تو خدا کے حکم کے خلاف یہ کھجور کی شاخ بھی تم کو دینے کے لئے تیار نہیں۔ تمہارا وہی انجام ہوگا جو خدا نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے۔ اگر تم پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے پاؤں کاٹ دے گا اور میں تو دیکھ رہا ہوں کہ خدا نے جو کچھ مجھے دکھایا تھا وہی تمہارے ساتھ ہونے والا ہے۔ پھر فرمایا میں جاتا ہوں جو باتیں کرنی ہیں میری طرف سے ثابت بن قیس بن شماس کے ساتھ کرو۔ یہ کہہ کر آپ واپس تشریف لے آئے۔ حضرت ابو ہریرہؓ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ راستہ میں کسی نے آپ سے پوچھا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ! آپ نے یہ کیا فرمایا ہے کہ جو مجھے خدا نے دکھایا تھا میں تجھے ویسا ہی پاتا ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میرے ہاتھ میں دو کڑے ہیں۔ میں نے اُن کڑوں کو دیکھ کر ناپسند کیا۔ اُس وقت مجھے خواب میں ہی وحی نازل ہوئی کہ میں ان پر پھونکوں۔ جب میں نے پھونکا تو وہ دونوں اُڑ گئے۔ میں نے اِس کی یہ تعبیر کی کہ دو جھوٹے مدعی میرے بعد ظاہر ہوں گے۔

(بخاری کتاب المغازی باب قصۃ الاسود العنسی)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کا یہ آخری زمانہ تھا۔ عرب کی سب سے بڑی اور آخری قوم آپ کی فرمانبرداری کرنے کے لئے تیار تھی اور صرف اتنی شرط کرتی تھی کہ اس کے سردار کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد خلیفہ مقرر کر دیں۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں ذاتی بڑائی کا کوئی بھی خیال ہوتا تو ایسی حالت میں کہ آپ کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی آپ کے لئے کچھ بھی مشکل نہ تھا کہ آپ عرب کی سب سے بڑی قوم کے سب سے بڑے سردار کو اپنی جانشینی کی امید دلاتے اور سارے عرب کے اتحاد کا راستہ کھول دیتے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو کسی چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بھی اپنا نہیں سمجھتے تھے وہ اسلامی امارت کو اپنی ملکیت کب قرار دے سکتے تھے۔ آپ کے نزدیک اسلامی امارت خدا کی امانت تھی اور وہ امانت جوں کی توں خدا تعالیٰ ہی کے سپرد ہونی چاہئے تھی۔ پھر وہ جس کو چاہے دوبارہ سونپ دے۔ پس آپ نے یہ تجویز حقارت سے ٹھکرا دی اور فرمایا بادشاہت تو الگ رہی خدا کے حکم کے بغیر میں کھجور کی ایک شاخ بھی تم کو دینے کیلئے تیار نہیں۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع : ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ انبیاء علیہم السلام اور ایسا ہی اور جو خدا تعالیٰ کے راستباز اور صادق بندے ہوتے ہیں وہ دنیا میں ایک نمونہ ہو کر آتے ہیں

صحابہ رسول کے مقام و مرتبہ اور ان کی عزت و تکریم سے متعلق حضرت مسیح موعود کے پُر حکمت اور بصیرت افروز ارشادات کا تذکرہ

ہر بزرگ کے مقام کو پہچان کر اُس کی عزت کریں، اُس کا احترام کریں۔ آپس کے جھگڑوں اور فسادوں اور قتل و غارت گری کو ختم کریں

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قربانی کا جو عملی نمونہ ہمارے سامنے قائم فرمایا ہے وہ ہمارے لئے رہنما ہے

محرم کے مہینہ میں خاص طور پر جہاں اپنے لئے صبر و استقامت کی ہر احمدی دعا کرے اور کثرت سے درود شریف پڑھنے کی طرف بھی بہت توجہ دیں

اسرائیل جو کچھ فلسطینیوں کے ساتھ کر رہا ہے، اس کے لئے بھی بہت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ معصوم جانوں کو ہر قسم کے ظلم سے بچائے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23 نومبر 2012ء بمطابق 23 نبوت 1391 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج کل ہم جس اسلامی مہینہ سے گزر رہے ہیں اس مہینہ کا نام محرم الحرام ہے۔ یہ ماہ اسلامی کیلنڈر کا پہلا مہینہ ہے۔ عام طور پر جب سال کا پہلا مہینہ آتا ہے، نیا سال شروع ہوتا ہے تو ہم ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں۔ محرم بعض جگہوں پر جمعہ کو شروع ہوا ہے یا پھر جمعرات کو شروع ہوا ہے۔ بہرحال جب مَیں گزشتہ جمعہ پر آنے لگا تو ایک صاحب باہر کھڑے تھے، انہوں نے مبارکباد دی۔ لیکن مبارکباد کس چیز کی؟ کیونکہ اُسی دن عراق میں دھماکے ہوئے، شیعوں پر حملے کئے گئے اور درجنوں شہید کر دیئے گئے۔ سو ہم نئے سال کے شروع میں عموماً ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں لیکن جب قمری سال کا یہ مہینہ شروع ہوتا ہے تو (-) شرفاء کی اکثریت جن کو اُمّت کا درد ہے، اس مہینہ کے آنے پر فکر اور خوف کا اظہار شروع کر دیتی ہے۔ یہ کیوں ہے؟ جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ دھماکے ہوتے ہیں، قتل و غارت ہوتی ہے۔ سب جانتے ہیں کہ یہ اس لئے ہے کہ ان دنوں میں باوجود حکومتوں کے اعلانوں کے، باوجود مختلف فرقوں کے علماء کے مشترکہ بیانات کے، اعلانات کے یا تو (-) فساد شروع ہو جاتے ہیں یا کہیں نہ کہیں کسی (-) کی طرف سے یا شرارتی عنصر کی طرف سے حملہ ہو جاتا ہے اور اب تو مفاد پرست اور دہشتگرد دوسروں کے ہاتھوں میں کھلونا بن کر (-) مجالس یا مجمع پر حملہ کر کے درجنوں معصوموں کی جان لے لیتے ہیں۔ ان میں سے ایسے بھی ہیں جن کے مذہبی مقاصد نہیں ہیں یا مذہبی اختلاف نہیں ہے بلکہ سیاسی مقاصد ہوتے ہیں، حکومتوں کو ناکام کرنا چاہتے ہیں۔..........۔

کاش کہ (-) کو عقل آ جائے اور یہ ایک ہو جائیں۔ اپنے اسلاف سے کچھ سبق سیکھیں، تاریخ ہمیں ان کے متعلق کیا کہتی ہے۔ جب ایک اسلام مخالف بڑی طاقت نے، روم کی حکومت نے حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے اختلاف کی وجہ سے اسلامی طاقت کو کمزور سمجھتے ہوئے اپنی ساکھ بحال کرنے کے لئے حملہ کرنا چاہا تو حضرت معاویہؓ کے علم میں جب بات آئی تو اُس بادشاہ کو یہ پیغام بھیجا کہ ہمارے آپس کے اختلافات سے فائدہ اُٹھا کر مسلمانوں پر حملہ کرنے کی کوشش نہ کرنا۔ اگر حملہ کیا تو مَیں حضرت علیؓ کی طرف سے پہلا جرنیل ہوں گا جو تمہارے خلاف لڑے گا۔

(البدایۃ والنہایۃ از حافظ ابن کثیر جلد 8 صفحہ 126 سنۃ 60 وھذہ ترجمۃ معاویۃ رضی اللہ عنہ وذکرشیءمن ایامہ ودولتہ وماورد فی مناقبہ وفضائلہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

تو یہ ردّ عمل تھا اُن صحابہ کا جن کی طرف (-) اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں۔ اور آج یہ لوگ مخالفین کے ساتھ مل کر اسلامی حکومتوں کے خلاف منصوبہ بندی کرتے ہیں اور پھر (-) بھی ہیں۔

..........۔

محرّم کے حوالے سے مَیں نے بات شروع کی تھی تو اِس وقت مَیں اُس مسیح الزمان اور مہدی دوران کے چند حوالے آپ کے سامنے پیش کروں گا تاکہ لاکھوں کی تعداد میں اُن احمدیوں کے سامنے یہ بات آ جائے، وہ احمدی بھی سن لیں جو نئے شامل ہونے والے ہیں اور وہ بھی جو نوجوان ہیں اور علم نہیں کہ حضرت مسیح موعود نے کس طرح بزرگوں کی عزت کو قائم کیا، کس طرح (-) کے مقام کو پہچانا، کس طرح (-) کے فرق کو مٹایا اور کس طرح اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق تمام (-) کو جو روئے زمین پر بستے ہیں ایک ہاتھ پر جمع کر کے (-) بنانے کے طریق سکھائے۔ اسی طرح غیر از جماعت جو بعض دفعہ ہمارے خطبات سنتے ہیں، باتیں سنتے ہیں، اُن کو بھی پتہ چلے کہ اس زمانہ میں رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کی حقیقی تصویر بننے کے لئے سچی تعلیم کیا ہے۔ کچھ غور کریں کہ..........۔

..........۔ جیسا کہ مَیں نے کہا آپ کے چند اقتباسات آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو تمام صحابہ کے مقام پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اس وقت (-) نے اگر اپنی اکائی منوانی ہے، اپنی ساخت کو قائم کرنا ہے، ....۔ اُس (-) کی تعلیم پر عمل کرنا ہو گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے

تھے جس میں کوئی فرق نہیں تھا۔ جس میں ہر صحابی قربانی کی ایک مثال تھا۔ نیکی اور تقویٰ کا نمونہ تھا۔ ایسا ستارہ تھا جس سے روشنی اور رہنمائی ملتی تھی۔ لیکن بعض کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک دوسروں سے بلند بھی تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام کو اللہ تعالیٰ نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بلندی دی ہے وہ کسی دوسرے کو نہیں مل سکتی۔ اسی طرح حضرت عمرؓ کا مقام ہے۔ حضرت عثمانؓ کا اور حضرت علیؓ کا مقام ہے۔ حضرت امام حسینؓ اور حسنؓ کا مقام ہے۔ یہ درجہ بدرجہ اسی طرح آتا ہے۔

پس حفظ مراتب کے لحاظ سے صحابہ کے مقام کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ ہوگا تو ہر قسم کے فساد مٹ جائیں گے اور یہ سب فرق مٹانے کے لئے (-) میں حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے اور ہر صحابی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قرابت دار کا مقام ہمیں بتا کر اُن کی عزت و تکریم قائم فرمائی۔

آپ ''سرالخلافۃ'' میں ایک جگہ فرماتے ہیں۔ یہ عربی میں ہے۔ اس کا ترجمہ اردو میں یہ ہے کہ: ''مجھے علم دیا گیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام صحابہ میں بلند ترین شان اور اعلیٰ مقام رکھتے تھے اور بلاشبہ پہلے خلیفہ تھے اور آپ کے بارہ میں خلافت کی آیات نازل ہوئیں۔''

(سرالخلافۃ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 337)

پھر سرالخلافہ کا ہی حوالہ ہے۔ اس کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ: ''بخدا آپ اسلام کے آدم ثانی اور خیرالانام کے مظہر اول تھے اور گو آپ نبی تو نہ تھے مگر آپ میں نبیوں اور رسولوں کی قوتیں موجود تھیں''۔

(سرالخلافۃ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 336)

پھر سرالخلافۃ میں ہی آپ فرماتے ہیں کہ: ''اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ میں سے سب سے زیادہ بہادر اور متقی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ پیارے ہیں اور فتحمند جرنیل ہیں اور سید الکائنات کی محبت میں فنا اور شروع سے ہی آپ کے غمگسار اور آپ کے کاموں میں آپؐ کے مددگار۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو تنگی کے زمانے میں ان کے ذریعہ تسلّی دی اور اُنہیں صدیق کے نام سے مخصوص کیا گیا۔ وہ نبیؐ دوجہان کے مقرب بنے اور اللہ تعالیٰ نے اُنہیں ثَانِیَ اثْنَیْنِ کی خلعت سے نوازا اور اپنے خاص بندوں میں شامل کیا۔

(سرالخلافۃ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 339)

پھر ایک جگہ آپ ملفوظات میں فرماتے ہیں کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں خلیفۂ اوّل نے جو بڑے ملک التجار تھے مسلمان ہو کر لانظیر مدد کی اور آپ کو یہ مرتبہ ملا کہ صدیق کہلائے اور پہلے رفیق اور خلیفۂ اوّل ہوئے۔ لکھا ہے کہ جب آپ تجارت سے واپس آئے تھے اور ابھی مکّہ میں نہ پہنچے تھے کہ راستہ میں ہی ایک شخص ملا۔ اس سے پوچھا کہ کوئی تازہ خبر سناؤ۔ اس نے کہا کہ اور تو کوئی تازہ خبر نہیں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ تمہارے دوست نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے۔ ابوبکرؓ نے وہیں کھڑے ہو کر کہا کہ اگر اُس نے یہ دعویٰ کیا ہے تو سچا ہے''۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 365 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں: ''حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سارا مال ومتاع خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیا اور آپ کمبل پہن لیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اس پر اُنہیں کیا دیا۔ تمام عرب کا اُنہیں بادشاہ بنا دیا اور اُسی کے ہاتھ سے اسلام کو نئے سرے زندہ کیا اور مرتد عرب کو پھر فتح کر کے دکھا دیا۔ اور وہ کچھ دیا جو کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔'' (ملفوظات جلد 3 صفحہ 286 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ: ''حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درجہ جانتے ہو کہ صحابہ میں کس قدر بڑا ہے؟ یہاں تک کہ بعض اوقات اُن کی رائے کے موافق قرآن شریف نازل ہو جایا کرتا تھا اور اُن کے حق میں یہ حدیث ہے کہ شیطان عمر کے سایہ سے بھاگتا ہے۔ دوسری یہ حدیث ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا۔ تیسری یہ حدیث ہے کہ پہلی اُمّتوں میں محدّث ہوتے رہے ہیں اگر اس امّت میں کوئی محدّث ہے تو وہ عمرؓ ہے۔''

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 219)

پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''عمر رضی اللہ عنہ کو بھی الہام ہوتا تھا۔ انہوں نے اپنے تئیں کچھ چیز نہ سمجھا'' (الہام ہوتا تھا کہ مَیں کچھ بن گیا ہوں تو پھر بھی اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھا) ''اور امامتِ حقہ جو آسمان کے خدا نے زمین پر قائم کی تھی، اُس کا شریک بننا نہ چاہا۔'' (یعنی کہ جو مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مل گیا تھا، یہ نہیں کہ الہام ہو گیا تو اُن کا شریک بننے لگ گئے) ''بلکہ ادنیٰ چاکر اور غلام اپنے تئیں قرار دیا۔ اس لئے خدا کے فضل نے اُن کو نائبِ امامت حقہ بنا دیا۔'' (یعنی خلافت کی خلعت سے نوازا۔)

(ضرورۃ الامام۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 474-473)

پھر 'حجۃ اللہ' میں حضرت مسیح موعود بیان فرماتے ہیں۔ عربی کا ترجمہ یہ ہے کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسایہ میں دو ایسے آدمی دفن کئے گئے ہیں جو نیک تھے، پاک تھے، مقرب تھے، طیّب تھے اور خدا نے اُن کو زندگی میں اور ان کی وفات کے بعد اپنے رسول کے رفقاء ٹھہرایا''۔ (یعنی وفات کے بعد بھی ساتھ ہی، قریب ہی دفن ہوئے) ''پس رفاقت یہی رفاقت ہے جو اخیر تک نبھی اور اس کی نظیر کم پاؤ گے۔ پس اُن کو مبارک ہو جو اُنہوں نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ زندگی بسر کی اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شہر میں اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جگہ خلیفے مقرر کئے گئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کنارِ روضہ میں دفن کئے گئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مزار کے بہشت سے نزدیک کئے گئے اور قیامت کو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ اُٹھائے جائیں گے''۔ (حجۃ اللہ۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 183)

پھر 'سِرّ الخلافۃ' کا ایک حوالہ ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں اس کا ترجمہ یہ ہے کہ: ''میرے ربّ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیک اور ایمان والے تھے اور اُن لوگوں میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا اور اپنی عنایات کے لئے مخصوص کر لیا۔...... خدا کی قسم اُس نے ابوبکر، عمر اور عثمان ذوالنورین کو اسلام کے دروازے اور خدائی فوج کے ہراول دستے بنا دیا ہے''۔

(سرالخلافۃ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 327-326)

پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ''آپ بڑے متقی اور پاک صاف تھے اور اُن لوگوں میں سے تھے جو خدائے رحمان کے سب سے پیارے اور اچھے خاندان والے تھے اور زمانے کے سرداروں میں سے تھے۔ غالب خدا کے شیر اور مہربان خدا کے نوجوان تھے۔ بہت سخی اور صاف دل تھے۔ آپ وہ منفرد بہادر تھے جو میدانِ حرب میں اپنی جگہ سے نہیں ہٹتے تھے خواہ آپ کے مقابل دشمنوں کی ایک فوج ہی کیوں نہ ہوتی۔ آپ نے کسمپرسی کی زندگی بسر کی اور پرہیزگاری میں اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ آپ مال و دولت عطا کرنے والے، ہم و غم دور کرنے والے اور یتیموں، مسکینوں اور پڑوسیوں کی دیکھ بھال کرنے والے پہلے شخص تھے اور مختلف معرکوں میں آپ سے بہادری کے کارنامے ظاہر ہوتے تھے''۔ (یہ نہیں کہ صرف یہی پہلے شخص تھے مطلب یہ کہ اُن کا بہت اچھا بڑا مقام تھا) ''مختلف معرکوں میں آپ سے بہادری کے کارنامے ظاہر ہوتے تھے اور آپ تلوار اور نیزہ کی جنگ میں عجائب باتوں کے مظہر تھے اور اس کے ساتھ ہی آپ شیریں بیان اور فصیح اللسان تھے''۔ (یعنی تقریر میں ایسی فصاحت و بلاغت تھی کہ جس کی کوئی مثال عام آدمیوں میں نہیں)۔ ''اور آپ کا کلام دلوں کی تہہ تک اتر جاتا تھا۔ آپ اپنے کلام کے ذریعہ سے ذہنوں کے زنگ دور کرتے اور اُسے دلیل کے نور سے منور کر دیتے تھے۔ آپ ہر قسم کے اسلوب سے واقف تھے اور جو کوئی کسی معاملے میں صاحب فضیلت ہوتا تھا وہ بھی آپ کی طرف مغلوب کی طرح معذرت کرتا ہوا آتا تھا۔ آپ ہر خوبی اور فصاحت و بلاغت کے طریقوں میں کامل تھے اور جس نے آپ کے کمال کا انکار کیا تو وہ گویا بے حیائی کے رستے پر چل پڑا۔ آپ مجبور کی ہمدردی پر ترغیب دلاتے تھے اور ہر قناعت کرنے والے اور پیچھے پڑ کر مانگنے والے کو کھانا کھلانے کا حکم دیتے تھے۔ (یعنی قناعت کرنے والے کا خیال بھی رکھتے تھے، جو نہیں بھی مانگنے والا

اور جو مانگنے والا ہے چاہے وہ ضدی مانگنے والا ہی ہو اُس کا خیال بھی رکھتے تھے۔) آپ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے تھے۔ اسی طرح آپ کاسۂ فرقان سے دودھ پینے میں سبقت لے جانے والوں میں سے تھے۔ آپ کو قرآنِ کریم کے دقیق نکات کی معرفت کا عجیب فہم حاصل ہوا تھا''۔ (جو قرآنِ کریم ہے، اُس کا جو علم ہے وہ علم کا ایک روحانی دودھ ہے، اُس میں آپ بہت بڑا فہم و ادراک رکھنے والے تھے)۔

(سر الخلافۃ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 359-358)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب مکّہ سے مدینہ کی طرف ہجرت ہوئی ہے تو اُس وقت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت علیؓ کے بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''تب ایک جانی عزیز جس کا وجود محبت اور ایمان سے خمیر کیا گیا تھا، جانبازی کے طور پر آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بستر پر باشارۂ نبوی اس غرض سے منہ چھپا کر لیٹ رہا کہ تا مخالفوں کے جاسوس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکل جانے کی کچھ تفتیش نہ کریں اور اُسی کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سمجھ کر قتل کرنے کے لئے ٹھہرے رہیں''۔

فارسی میں آپ فرماتے ہیں کہ ؎

کس بہرِ کسے سر ندہد جاں نفشاند　　　عشق است کہ ایں کار بصد صدق کناند

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 65 بقیہ حاشیہ)

یعنی کوئی کسی کے لئے سر نہیں کٹواتا، نہ جان دیتا ہے۔ یہ عشق ہی ہے جو یہ کام بہت شوق اور خلوص سے کرواتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود .... اور یقیناً مَیں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے دونوں بیٹوں سے محبت رکھتا ہوں اور اُس سے دشمنی کرتا ہوں جو ان دونوں سے دشمنی رکھتا ہے''۔

(سر الخلافۃ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 359)

پھر آپ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کے بارے میں کہ دونوں کے اپنے اپنے کارنامے تھے، کام تھے اور اپنا ایک مقام تھا، اُن کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: ''حضرت حسنؓ نے میری دانست میں بہت اچھا کام کیا کہ خلافت سے الگ ہو گئے۔ پہلے ہی ہزاروں خون ہو چکے تھے۔ انہوں نے پسند نہ کیا کہ اَور خون ہوں اس لئے معاویہ سے گزارہ لے لیا۔ .... فرمایا ''ہم تو دونوں کے ثنا خواں ہیں''۔ (ہم تو دونوں کی تعریف کرتے ہیں) ''اصلی بات یہ ہے کہ ہر شخص کے جدا جدا قویٰ معلوم ہوتے ہیں۔ حضرت امام حسنؓ نے پسند نہ کیا کہ مسلمانوں میں خانہ جنگی بڑھے اور خون ہوں۔ انہوں نے امن پسندی کو مدّنظر رکھا اور حضرت امام حسینؓ نے پسند نہ کیا کہ فاسق فاجر کے ہاتھ پر بیعت کروں کیونکہ اس سے دین میں خرابی ہوتی ہے۔ دونوں کی نیت نیک تھی۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات ۔ یہ الگ امر ہے کہ یزید کے ہاتھ سے بھی اسلامی ترقی ہوئی۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ وہ چاہے تو فاسق کے ہاتھ سے بھی ترقی ہو جاتی ہے۔ یزید کا بیٹا نیک بخت تھا''۔ (یعنی نیک آدمی تھا۔)

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 580-579 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر ایک جگہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ انبیاء علیہم السلام اور ایسا ہی اَور جو خدا تعالیٰ کے راستباز اور صادق بندے ہوتے ہیں وہ دنیا میں ایک نمونہ ہو کر آتے ہیں۔ جو شخص اس نمونہ کے موافق چلنے کی کوشش نہیں کرتا لیکن اُن کو سجدہ کرنے اور حاجت روا ماننے کو تیار ہو جاتا ہے''۔ (یعنی غلُو سے کام لیتا ہے۔ اُن کا نمونہ تو نہیں اپناتا ہے لیکن مبالغہ اتنا بڑھ جاتا ہے کہ اُن کو سجدہ کرنے لگ جائے اور اپنی حاجتیں پوری کرنے والا سمجھ لے) ''وہ کبھی خدا تعالیٰ کے نزدیک قابلِ قدر نہیں ہے بلکہ وہ دیکھ لے گا کہ مرنے کے بعد وہ امام اُس سے بیزار ہو گا۔ ایسا ہی جو لوگ حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) یا حضرت امام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے درجہ کو بہت بڑھاتے ہیں گویا اُن کی پرستش کرتے ہیں وہ امام حسین کے متّبعین میں نہیں ہیں اور اس سے امام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) خوش نہیں ہو سکتے۔ انبیاء علیہم السلام ہمیشہ پیروی کے لیے نمونہ ہو کر آتے ہیں اور سچ یہ ہے کہ بدُوں پیروی کچھ بھی نہیں''۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 535 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) یعنی اصل چیز یہ ہے کہ ان نیک لوگوں کے اور خاص طور پر انبیاء کے طریق پر چلا جائے۔

پھر حضرت مسیح موعود احمدیوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کیونکہ کسی احمدی نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں کوئی بات کی تھی جو حضرت مسیح موعود کے علم میں آئی، اس پر آپ سخت ناراض ہوئے اور احمدیوں کو فرمایا کہ: ''واضح ہو کہ کسی شخص کے کارڈ کے ذریعہ سے مجھے اطلاع ملی ہے کہ بعض نادان آدمی جو اپنے تئیں میری جماعت کی طرف منسوب کرتے ہیں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی نسبت یہ کلمات منہ پر لاتے ہیں کہ نعوذ باللہ حسین بوجہ اس کے کہ اُس نے خلیفۂ وقت یعنی یزید سے بیعت نہیں کی، باغی تھا اور یزید حق پر تھا۔ لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْن۔'' فرمایا: ''مجھے امید نہیں کہ میری جماعت کے کسی راستباز کے منہ سے ایسے خبیث الفاظ نکلے ہوں۔ مگر ساتھ اس کے مجھے یہ بھی دل میں خیال گزرتا ہے کہ چونکہ اکثر شیعہ نے اپنے وِردِ تبرّے اور لعن طعن میں مجھے بھی شریک کر لیا ہے'' (یعنی مجھے گالیاں نکالتے رہتے ہیں) ''اس لئے کچھ تعجب نہیں کہ کسی نادان بے تمیز نے سفیہانہ بات کے جواب میں سفیہانہ بات کہہ دی ہو۔ جیسا کہ بعض جاہل (-) کسی عیسائی کی بدزبانی کے مقابل پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کرتا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کچھ سخت الفاظ کہہ دیتے ہیں۔ بہرحال مَیں اس اشتہار کے ذریعہ سے اپنی جماعت کو اطلاع دیتا ہوں کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ یزید ایک ناپاک طبع، دنیا کا کیڑا اور ظالم تھا۔ اور جن معنوں کی رُو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے، وہ معنی اُس میں موجود نہ تھے۔ مومن بننا کوئی امر سہل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں کی نسبت فرماتا ہے۔ قَالَتِ الْاَعْرَابُ ...... (الحجرات:15) مومن وہ لوگ ہوتے ہیں...... جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اُس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے اور اُس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بُت کی طرح خدا سے روکتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمالِ فاسقانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو، سب سے اپنے تئیں دُور تر لے جاتے ہیں۔ لیکن بدنصیب یزید کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں۔ دنیا کی محبت نے اُس کو اندھا کر دیا تھا۔ مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہّر تھا اور بلاشبہ وہ اُن برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سردارانِ بہشت میں سے ہے اور ایک ذرّہ کینہ رکھنا اُس سے موجب سلبِ ایمان ہے اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زُہد اور عبادت ہمارے لئے اُسوۂ حسنہ ہے۔ اور ہم اُس معصوم کی ہدایت کے اقتدا کرنے والے ہیں جو اُس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اُس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اُس کی محبت ظاہر کرتا ہے۔ اور اُس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے اُن کا قدر مگر وہی جو اُن میں سے ہیں۔ اس دنیا کی آنکھ اُن کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دُور ہیں۔ یہی وجہ حسینؓ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اُس کے زمانہ میں محبت کی تا حسینؓ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو آئمہ مطہّرین میں سے ہے، تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اُس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ اُس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اُس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔ جو شخص مجھے برا کہتا ہے یا لعن طعن کرتا ہے اس کے عوض میں کسی برگزیدہ اور محبوب الٰہی کی نسبت شوخی کا لفظ زبان پر لانا سخت معصیت ہے۔ ایسے موقع پر درگزر کرنا اور نادان دشمن کے حق میں دعا کرنا بہتر ہے کیونکہ اگر وہ لوگ مجھے جانتے کہ میں کس کی طرف سے ہوں تو ہرگز برا نہ کہتے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 548 تا 550 اشتہار نمبر 263 مطبوعہ الشرکۃ الاسلامیۃ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:’’خدا کے پیاروں اور مقبولوں کے لئے روحانی آل کا لقب نہایت موزوں ہے۔‘‘ (درودشریف میں پڑھتے ہیں ناں اٰلِ مُحَمَّدٍ ۔فرمایا کہ روحانی آل کا جو لفظ ہے خدا کے پیاروں اور مقبولوں کے لئے ہے اور وہ اپنے روحانی آل یا اہل بیت کا یعنی حضرت امام حسنؓ حسینؓ کا ذکر کر رہے ہیں کہ)’’اور وہ روحانی آل اپنے روحانی نانا سے وہ روحانی وراثت پاتے ہیں جس کو کسی غاصب کا ہاتھ غصب نہیں کر سکتا اور وہ اُن باغوں کے وارث ٹھہرتے ہیں جن پر کوئی دوسرا قبضہ ناجائز کر ہی نہیں سکتا۔پس یہ سفلی خیال بعض اسلامی فرقوں میں اُس وقت آ گئے ہیں جبکہ اُن کی روح مردہ ہو گئی اور اُس کو روحانی طور پر آل ہونے کا کچھ بھی حصہ نہ ملا۔اس لئے روحانی مال سے لاوارث ہونے کی وجہ سے اُن کی عقلیں موٹی ہو گئیں اور اُن کے دل مکدّر اور کوتہ بین ہو گئے۔ اِس میں کس ایماندار کو کلام ہے کہ حضرت امام حسین اور امام حسن رضی اللہ عنہما خدا کے برگزیدہ اور صاحبِ کمال اور صاحبِ عفّت اور عصمت اور ائمۃ الہدیٰ تھے‘‘ (یعنی ہدایت کے امام تھے)’’اور وہ بلا شبہ دونوں معنوں کے رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آل تھے......۔سو اہلِ معرفت اور حقیقت کا یہ مذہب ہے کہ اگر حضرت امام حسین اور امام حسن رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفلی رشتہ کے لحاظ سے آل بھی نہ ہوتے تب بھی بوجہ اِس کے کہ وہ روحانی رشتہ کے لحاظ سے آسمان پر آل ٹھہر گئے تھے وہ بلا شبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی مال کے وارث ہوتے۔جبکہ فانی جسم کا ایک رشتہ ہوتا ہے تو کیا روح کا کوئی بھی رشتہ نہیں؟ بلکہ حدیث صحیح سے اور خود قرآنِ شریف سے بھی ثابت ہے کہ روحوں میں بھی رشتے ہوتے ہیں اور ازل سے دوستی اور دشمنی بھی ہوتی ہے۔ اب ایک عقلمند انسان سوچ سکتا ہے کہ کیا لازوال اور ابدی طور پر آلِ رسول ہونا جائے فخر ہے یا جسمانی طور پر آلِ رسول ہونا جو بغیر تقویٰ اور طہارت اور ایمان کے کچھ بھی چیز نہیں۔اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہم اہلِ بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسرِ شان کرتے ہیں‘‘۔(یعنی آپ فرما رہے ہیں کہ روحانی آل ہونے کا مقام اُس سے بہت بڑھ کر ہے جتنا کہ جسمانی آل ہونے کا یا اولاد ہونے کا۔) فرمایا:’’کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہم اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسرِ شان کرتے ہیں بلکہ اس تحریر سے ہمارا مدّعا یہ ہے کہ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی شان کے لائق صرف جسمانی طور پر آلِ رسول ہونا نہیں کیونکہ وہ بغیر روحانی تعلق کے ہیچ ہے‘‘۔(یعنی یہ اُن کی شان نہیں ہے کہ جسمانی طور پر وہ آل رسول تھے۔اصل چیز روحانی تعلق ہے۔پھر فرمایا)’’اور حقیقی تعلق اُن ہی عزیزوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے جو روحانی طور پر اُس کی آل میں داخل ہیں۔ رسولوں کے معارف اور انوار روحانی رسولوں کے لئے بجائے اولاد ہیں جو اُن کے پاک وجود سے پیدا ہوتے ہیں‘‘۔(یعنی کہ اصل چیز اُن کی تعلیم اور معارف اور اُن کا جو روحانی نور منتشر ہوتا ہے وہ ہے اور وہی اُن کے ماننے والوں میں اصل چیز ہے)’’اور جو لوگ اُن معارف اور انوار سے نئی زندگی حاصل کرتے ہیں اور ایک پیدائشِ جدید اُن انوار کے ذریعہ سے پاتے ہیں وہی ہیں جو روحانی طور پر آل محمدؐ کہلاتے ہیں۔‘‘ (تریاق القلوب۔روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 364 تا 366 حاشیہ)

پس ہر (-)، ہر (-) اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کرنے والا ہے، آپ کے نور سے فیضیاب ہونے والا ہے، آپ کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے والا ہے تو آلِ محمدؐ میں اُس کا شمار ہو جائے گا۔

پس یہ وہ حقیقی طریق ہے جس پر ہر (-) کے لئے چلنا ضروری ہے کہ ہر بزرگ کے مقام کو پہچان کر اُس کی عزت کریں، اُس کا احترام کریں۔آپس کے جھگڑوں اور فسادوں اور قتل و غارت گری کو ختم کریں۔بعید نہیں کہ یہ سب قتل و غارت گری اور فساد جو ہو رہے ہیں، (-) کو جو قتل کر رہا ہے اس میں اسلام مخالف طاقتوں کا ہاتھ ہو جو (-) میں گروہ بندیاں کر کے، پیسہ دے کر، رقم خرچ کر کے فساد کروا رہے ہیں یا خود بیچ میں شامل ہو کر یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔اب جو شیعوں پر حملے ہو رہے ہیں یا مسجدوں پر حملے ہو رہے ہیں، ان میں اُن تنظیموں کا ہاتھ ہے جنہیں حکومت دہشتگرد کہتی ہے اور دہشتگردوں کے بارے میں یہ بھی حکومتوں کی رپورٹیں ہیں اور پاکستان میں بھی ہیں کہ ان میں ایسے لوگ بھی شامل ہیں جو بعض مسلمان ہی نہیں تھے بلکہ فساد پیدا کرنے کے لئے باہر سے آئے تھے۔اللہ تعالیٰ اُمّت پر رحم کرے اور ان کو ایک ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

احمدیوں کو بھی مَیں کہنا چاہوں گا کہ دوسرے (-) فرقے تو ایک دوسرے سے بدلے لیتے ہیں کہ اگر ایک نے حملہ کیا تو دوسرے نے بھی کر دیا۔لیکن حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ کر باوجود تمام تر ظلموں کے جو یہ تمام فرقے اکٹھے ہو کر ہم پر کر رہے ہیں، ہمارے ذہنوں میں کبھی بھی بدلے کا خیال نہیں آنا چاہئے۔ہاں کسی بات کی اگر ضرورت ہے تو یہ کہ ہم میں سے ہر ایک ہر ظلم کے بعد نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرے اور پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر کے دعاؤں میں لگ جائے۔حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قربانی کا جو عملی نمونہ ہمارے سامنے قائم فرمایا ہے وہ ہمارے لئے رہنما ہے۔..................۔

پس حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ وہ سردارانِ بہشت میں سے ہیں، ہمیں صبر و استقامت کا سبق دے کر ہمیں جنت کے راستے دکھا دیئے۔ان دنوں میں یعنی محرم کے مہینہ میں خاص طور پر جہاں اپنے لئے صبر و استقامت کی ہر احمدی دعا کرے، وہاں دشمن کے شر سے بچنے کے لئے رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ.......... کی دعا بھی بہت پڑھیں۔ پہلے بھی بتایا تھا کہ ہمیں یہ دعا محفوظ رہنے کے لئے پڑھنے کی بہت ضرورت ہے۔اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ .... کی دعا بھی بہت پڑھیں۔درودشریف پڑھنے کے لئے میں نے گزشتہ جمعہ میں بھی کہا تھا پہلے بھی کہتا رہتا ہوں کہ اس طرف بہت توجہ دیں۔اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنی حفاظت میں رکھے۔دشمن جو ہمارے خلاف منصوبہ بندیاں کر رہا ہے اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ اپنی خاص تائید و نصرت فرمائے اور ہم پر رحم کرتے ہوئے دشمنانِ احمدیت کے ہر شر سے ہر فردِ جماعت کو اور جماعت کو محفوظ رکھے۔ان کا ہر شر اور منصوبہ جو جماعت کے خلاف یہ بناتے رہتے ہیں یا بنا رہے ہیں، اللہ تعالیٰ انہی پر الٹائے۔ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی آل میں شامل فرمائے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اصل مقام روحانی آل کا ہے۔اگر جسمانی رشتہ بھی قائم رہے تو یہ تو ایک انعام ہے۔لیکن اگر جسمانی آل تو ہو لیکن روحانی آل کا مقام حاصل کرنے کی یہ جسمانی آل اولاد کوشش نہ کرے تو کبھی اُن برکات سے فیضیاب نہیں ہو سکتی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے منسلک ہونے سے اللہ تعالیٰ نے دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔

پس ہمیں ہر وقت اپنے جائزے لیتے رہنے کی ضرورت ہے۔جب بھی درودشریف پڑھیں اس بات کا جائزہ لینا چاہئے کہ ہم کس حد تک اس درود سے فیضیاب ہونے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرنے والے ہیں۔کس حد تک زمانے کے امام کی بیعت میں آ کر قرآنِ کریم کی حکومت اپنے سر پر قبول کرنے والے ہیں۔اللہ کرے کہ بزرگوں کے مقام کے یہ ذکر اور مخالفینِ احمدیت کی ہم پر سختیاں اور ظلم اور بعض حکومتوں کا ہم پر ان ظلموں کا حصہ بننا ہمیں پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والا ہو۔ہماری قربانیاں سعید فطرت لوگوں کو احمدیت کی آغوش میں لانے والی ہوں اور ہم احمدیت یعنی حقیقی (-) کی فتوحات کے نظارے دیکھنے والے ہوں۔

اسرائیل جو کچھ فلسطینیوں کے ساتھ کر رہا ہے اس کا مَیں نے پہلے بھی ذکر کیا، اس کے لئے بھی بہت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ معصوم جانوں کو ہر قسم کے ظلم سے بچائے۔اسرائیل کے بارے میں اُن کے یہ بیان آ رہے ہیں کہ ہم خوف کی حالت میں نہیں رہ سکتے اس لئے ہم نے فلسطینیوں پر حملہ کیا۔ خود ہی پہلے حملہ کیا، خود ہی اُن کے لوگ مارے، جب انہوں نے جواب دیا تو کہہ دیا یہ ہمارے لئے خوف پیدا کر رہے ہیں۔یہ عجیب دھونس ہے اور یہ عجیب طریق ہے جو دنیا والے اپنا رہے ہیں، صرف اس لئے، جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا، کہ مسلمانوں کی کوئی اِکائی نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور ان معصوم فلسطینیوں پر بھی رحم کرے اور ان کو ہر قسم کے ظلم سے بچائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب مربی سلسلہ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ (سابق مربی سلسلہ جرمنی) گردوں کی تکلیف کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج ہیں اور آجکل ڈائیلیسز ہو رہا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خادم سلسلہ کو صحت و سلامتی والی عمر عطا فرمائے اور تمام پیچیدگیاں دور فرمائے۔ آمین

مکرم حمید اللہ خالد صاحب مربی سلسلہ حسین آباد کالونی ساہیوال تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ماسٹر رشید احمد اطہر صاحب آف تخت ہزارہ حال دارالیمن ربوہ کو 7 جنوری 2013ء کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ تمام احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم چوہدری رشید محمود کاہلوں صاحب صدر جماعت احمدیہ حلقہ سبزہ زار لاہور تحریر کرتے ہیں۔

حلقہ سبزہ زار لاہور کے سیکرٹری مال مکرم چوہدری سعید احمد گورایہ صاحب کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔ اب اتفاق ہسپتال سے آپریشن کے بعد گھر آ گئے ہیں۔ آپریشن خدا کے فضل سے کامیاب ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت یابی سے نوازے۔ آمین

نکاح و تقریب شادی

مکرم فرید احمد راشد صاحب کارکن وقف جدید مال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ انعم عروج صالحہ صاحبہ واقفہ نو کی شادی مورخہ 3 نومبر 2012ء کو ہوئی۔ اس کے نکاح کا اعلان مکرم وقار احمد صاحب ولد مکرم رفیق احمد صاحب گھسن آف لیہ کے ساتھ مبلغ 70 ہزار روپے حق مہر پر مکرم فخر احمد فرخ صاحب مربی سلسلہ نے کوارٹر وقف جدید دارالعلوم جنوبی ربوہ میں کیا۔ اسی روز رخصتی عمل میں آئی اس موقع پر محترم اعجاز احمد صاحب امیر ضلع سیالکوٹ نے دعا کروائی۔ دلہن محترم ڈاکٹر رشید احمد سلیم صاحب مرحوم واقف زندگی وقف جدید کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے یہ رشتہ بابرکت ہونے اور دونوں بچوں کی زندگی خوشیوں سے بھرے جانے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

محترمہ جمیلہ اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری آفاق احمد باجوہ صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ اطلاع دیتی ہیں۔

میری بیٹی محترمہ ماریہ ثمرین صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے مورخہ 9 دسمبر 2012ء کو ہمراہ مکرم احتشام حیدر صاحب آف جرمنی ابن مکرم فاروق حیدر صاحب کے ساتھ مبلغ دس ہزار یورو حق مہر پر رفیع بینکوئیٹ ہال ربوہ میں کیا۔ دلہن مکرم چوہدری محمد امین باجوہ صاحب کی پوتی اور مکرم اولیس احمد صاحب مربی سلسلہ باغبانپورہ گوجرانوالہ کی چھوٹی ہمشیرہ اور دلہا مکرم عصمت اللہ صاحب دھاریوال چک نمبر 43 جنوبی سرگودھا کا پوتا اور مکرم غلام حیدر صاحب دھاریوال رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ملک طاہر محمود صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ پچند ضلع چکوال تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم ملک بشارت احمد خان صاحب ابن مکرم ملک عطا محمد خان صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ پچند بقضائے الٰہی مورخہ 15 نومبر 2012ء کو بمقام پی اے ایف ہسپتال سرگودھا بعارضہ ہیپاٹوما وسرطان جگر وفات پا گئے۔ بوقت وفات مرحوم کی عمر 63 سال تھی۔ اسی دن بوقت عصر نماز جنازہ مربی صاحب ضلع سرگودھا نے پی اے ایف پبلک کالج سرگودھا کے سبزہ زار میں پڑھائی۔ بعدازاں میت بذریعہ ایمبولینس پچند لائی گئی جہاں پر 16 نومبر کو دن 11 بجے مکرم احمد عرفان صاحب مربی ضلع چکوال نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین مقامی احمدیہ قبرستان میں ہوئی۔ بعد از تدفین مکرم مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم پچند کے پہلے احمدی اور پہلے امیر پچند بہادر صوبیدار ملک محمد خان صاحب سفید پوش (OBE) سرپنچ آف پچند کے نواسے تھے۔ آپ کے والد محترم ملک عطا محمد خان صاحب مرحوم 47 برس صدر جماعت رہے۔ مرحوم بوقت وفات بطور نائب زعیم صف اول و سیکرٹری عمومی کے طور پر خدمات بجا لا رہے تھے۔ مرحوم مخلص، جری اور باعمل احمدی تھے۔ خلافت احمدیہ، حضرت مسیح موعود کی ذات مبارک اور خاندان مسیح موعود نے محبت ورثہ میں پائی تھی۔ جماعتی معاملات اور نظام کی اطاعت میں مگن رہتے، بدرسومات و رواج اور بدعات سے سخت نفرت اور چڑ تھی۔ چندوں کی ادائیگی اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ قربانی کرنے والے وجود تھے۔ احمدیہ بیت الحمد سے متصل اپنی قیمتی آبائی حویلی میں سے 15 مرلہ جگہ جماعت کو پیش کی اور کہا کہ اگر ضرورت پڑی تو پوری حویلی دے دوں گا۔ کئی جماعتی مقدمات کا سامنا کرنا پڑا جو اس وقت بھی چل رہے ہیں۔ کانفرنسوں اور جلسوں کے دوران جانفشانی سے بیت الحمد کی ڈیوٹی دیتے اور رات کو بھی پہرے دیتے رہے۔ ہزاروں کے مجمع کے سامنے ڈٹ کر کھڑے رہتے۔ نہایت بارعب اور بلند قامت وجیہہ آدمی تھے۔ مرحوم حق گو، صاف گو اور بے باک تھے۔ بظاہر سخت مزاج لیکن اندر سے نرم خو اور صلح جو تھے۔ غریبوں اور مسکینوں کی خفیہ طور پر مدد کرتے ان کی وفات کے بعد بہت سے غریب لوگ آئے اور روتے رہے اور ان کی اس صفت کا اس وقت پتہ چلا۔ مہمان نواز تھے۔ جماعتی نمائندگان مربیان معلمین، انسپکٹران اور عہدیداران کا بہت احترام کرتے۔ ڈیرے پر بہت سی مرغیاں پال کر رکھتے اور جماعتی مہمانوں کو بلا کر اپنے ہاتھوں سے مرغ ذبح کر کے پکواتے اور کھلاتے تھے اور مونگ پھلی اور چنے وغیرہ اور دیگر سوغات کے تحفے دیتے۔ اپنے مزارعین سے بہت حسن سلوک سے پیش آتے ان کے دکھ سکھ میں ہر طرح کی مدد کرتے۔ آپ کے مزارعین آپ سے بہت خوش تھے۔ کسی سے بغض نہ رکھتے۔ کبھی کسی کا نقصان نہ کیا۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم ملک شاہ ولی خان صاحب سابق سیکرٹری جماعت احمدیہ پچند کے علاوہ تین بیٹے خاکسار، مکرم ملک ظہور احمد خان صاحب پاکستان ایئر فورس، مکرم ملک مسعود احمد خان صاحب متعلم جماعت ہشتم اور دو بیٹیاں مکرمہ عافیہ نسیم صاحبہ، مکرمہ ام ایمن صاحبہ بعمر 7 سال سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کے نیک نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سید نور مبین شاہ صاحب صدر جماعت احمدیہ دیونہ ماجرا ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ سیدہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم سید مصدق احمد شاہ صاحب آف دیونہ منڈی ضلع گجرات مختصر علالت کے بعد مورخہ 16 جنوری 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اسی روز میت کو ربوہ لایا گیا اور مورخہ 17 جنوری کو بعد نماز مغرب بیت المہدی گولبازار میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم رفیق مبارک میر صاحب وکیل المال ثانی نے دعا کروائی۔ مرحومہ خدا کے فضل سے نیک سیرت، دعا گو اور عبادت گزار خاتون تھیں۔ خلیفہ وقت سے بے انتہا عقیدت اور محبت کا تعلق رکھنے والی تھیں۔ خدا کے فضل سے ایک لمبا عرصہ بطور جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دیونہ ماجرا ضلع گجرات خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ نڈر اور موثر داعی الی اللہ بھی تھیں۔ پنجگانہ نماز کی بروقت ادائیگی کے ساتھ ساتھ نماز تہجد اور نوافل بھی خاص اہتمام سے ادا کیا کرتی تھیں۔ دن کا بیشتر حصہ تلاوت کلام پاک اور حضرت مسیح موعود کے منظوم کلام کو پڑھتے ہوئے گزارا کرتی تھیں۔ جس کے اکثر اشعار زبانی یاد کر رکھے تھے۔ مرحومہ کے پسماندگان میں خاکسار کے علاوہ 5 بیٹے مکرم سید ظفر محمود صاحب لندن، مکرم سید فوز العظیم محسن صاحب جرمنی، مکرم سید فرخ احمد شاہ صاحب صدر فضل عمر ہاکی کلب ربوہ، مکرم سید مبشر اقبال شاہ صاحب اور مکرم سید شاہد احمد صاحب کارکن نظارت امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ، چار بیٹیاں، بہوئیں، متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قدموں میں جگہ دے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور ان کی نیکیاں سب پسماندگان کو جاری رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 54 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور موثر دوائیں
اطباء و سٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ و جگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6212382 فیکس: 047-6211538
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

خبریں

امریکہ کی نئی انسداد دہشت گردی پالیسی

امریکی انتظامیہ نے دنیا بھر میں دہشت گردی کے خلاف سی آئی اے اور امریکی فوج کی ٹارگیٹڈ کارروائیوں میں بے گناہ لوگوں کی ہلاکتوں کو روکنے کیلئے ''کاؤنٹر ٹیررازم پلے بک'' نامی ایک نئی پالیسی بنادی ہے لیکن سی آئی اے کو پاکستان میں ڈرون حملوں کی موجودہ پالیسی جاری رکھنے کی کھلی چھوٹ دی گئی ہے۔

ایک لاکھ لیڈی ہیلتھ ورکرز کو مستقل کرنے کی منظوری

وزیراعظم راجہ پرویز اشرف نے ملک کے چاروں صوبوں فاٹا، آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان میں خدمات سرانجام دینے والی ایک لاکھ 5 ہزار 86 لیڈی ہیلتھ ورکرز کو مستقل کرنے کی منظوری دے دی۔ منظوری کا اطلاق یکم جولائی 2012ء سے ہوگا۔ لیڈی ہیلتھ ورکرز کا سپورٹنگ سٹاف بھی مستقل ہونے والوں میں شامل ہے۔ وزیراعظم نے لیڈی ہیلتھ ورکرز کے بقایاجات اور دیگر فنڈز بھی فراہم کرنے کی منظوری دی۔

صوبہ بہاولپور کے قیام کا بل

حکومت نے قومی اسمبلی کے اجلاس میں سرائیکی صوبہ کی جگہ بہاولپور کے نام سے پنجاب میں نیا صوبہ قائم کرنے کی غرض سے مسودہ قانون پیش کرنے کا حتمی فیصلہ کر لیا ہے۔ پیپلز پارٹی اور اتحادی جماعتوں نے اس سلسلے میں ہوم ورک مکمل کرلیا۔ قومی اسمبلی سے اس بل کو منظور کرانے کے بعد سینٹ اور پنجاب اسمبلی سے بھی منظور کرانا ہوگا۔

پھل اور سبزیاں گردے کے مرض میں مفید

گردے کے مریض خوراک میں پھل اور سبزیوں کا استعمال بڑھا کر مرض سے چھٹکارا پا سکتے ہیں۔ ٹیکساس میڈیکل کالج کی ٹیم نے گردے کی بیماریوں میں مبتلا ایک سو آٹھ مریضوں پر تین برس تحقیق کی۔ کچھ مریضوں کی خوراک میں پھل اور سبزیاں بڑھا دیں کچھ کو صرف دوا دی اور تیسرے گروپ کو کچھ نہیں دیا۔ ان کا کہنا ہے جن مریضوں نے پھل اور سبزیاں زیادہ کھائیں ان کے مرض میں زیادہ کمی دیکھنے میں آئی۔ جان ہاپکنز یونیورسٹی میں گردے کے 2 ہزار 58 مریضوں کی کھانے پینے کی عادات کا جائزہ لیا گیا تو یہ بات سامنے آئی کہ ان کی خوراک میں فائبر، کیلشیم میگنیشم اور پوٹاشیم کی کمی تھی۔

(روزنامہ مشرق 5 نومبر 2012ء)

بازوؤں سے محروم خاتون ٹیچر بورڈ پر پاؤں سے لکھتی ہے

میکسیکو کی 24 سالہ گینن اپنے دونوں بازوؤں سے محروم ہے لیکن اس نے اس محرومی کو زندگی کا روگ بنانے کی بجائے اسے لوگوں کیلئے انسپائریشن کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ میری گینن ایک سکول میں میتھ کی ٹیچر ہے، بچوں کو پڑھانے کیلئے بورڈ پر لکھنا پڑتا ہے مگر اس کے تو دونوں بازو ہی نہیں ہیں۔ میری نے ہمت نہیں ہاری اور اپنے پاؤں سے بورڈ پر لکھ کر بچوں کو تعلیم دیتی ہے۔ میکسیکو کی یہ باہمت لڑکی اس بات کا زندہ ثبوت ہے کہ اگر حوصلے جوان ہوں تو دنیا میں کوئی کام بھی ناممکن نہیں ہوتا۔

(روزنامہ دنیا فیصل آباد 8 نومبر 2012ء)

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب
آرتھوپیڈک سرجن

مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ
گائناکالوجسٹ

دونوں ڈاکٹر صاحبان مورخہ 27 جنوری 2013ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت منداحباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحبان کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 22۔جنوری

طلوع فجر	5:39
طلوع آفتاب	7:05
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	5:35

(بقیہ از صفحہ 1 مقابلہ مقالہ نویسی الفضل)

6۔ مقررہ تاریخ کے بعد موصول ہونے والے مقالہ جات مقابلہ میں شریک نہ ہوں گے۔

7۔ مقالہ نگار پہلے صفحہ پر مقالے کا عنوان، اپنا مکمل نام بمعہ ولدیت، مکمل پوسٹل ایڈریس، فون نمبرز، تنظیم اور مجلس کا نام نمایاں طور پر تحریر کریں اور اسی صفحہ پر صدر جماعت یا امیر ضلع کی مہر کے ساتھ تصدیق بھی ضرور کروائیں۔

8۔ مقالہ نویس مقالہ ادارہ میں جمع کروانے سے قبل ایک کاپی اپنے پاس رکھ لیں۔ ادارہ میں جمع شدہ مقالہ واپس نہیں دیا جائے گا۔

9۔ مقالہ نگار خواتین وحضرات کے لئے تمام قواعد کی پابندی لازمی ہے۔

انعامات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اول: 20 ہزار روپے
دوم: 15 ہزار روپے
سوم: 10 ہزار روپے

نوٹ: ان تین انعامات کے علاوہ اگلی دس پوزیشنز حاصل کرنے والوں کو انعامی کتب اور سند امتیاز کی صورت میں انعامات دیئے جائیں گے۔

مقالہ نویس اپنے علمی ذوق وشوق کے تحت زیادہ سے زیادہ اس تاریخی مقابلہ میں شرکت فرمائیں۔ ذیلی تنظیمیں سے اس سلسلہ میں بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سکری اور گرتے بالوں کا علاج
سفوف سکاکائی سر دھونے کیلئے
تیارکردہ: ناصر احمد دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

البشیرز — معروف قابل اعتماد نام
بیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 049-4423173 - 047-6214510

نوزائیدہ اور شیرخوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

معیاری ریڈی میڈ ملبوسات اور
سکول یونیفارم (نصرت جہاں اکیڈمی اور دیگر تمام تعلیمی اداروں کے طلباء وطالبات کیلئے)
شہزاد گارمنٹس
محسن بازار، اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 6212309

تمباکو نوشی سے نجات
ایک ایسی دوا جس کے تین ماہ تک استعمال سے سگریٹ اور نسوار سے نجات ممکن ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں۔
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

GERMAN
20%Discount
جرمن لینگویج کورس
for Ladies
047-6212432
0304-5967218

FR-10

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
04235301547-48
چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی
03009488447:
E-mail:umerestate@hotmail.com

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458